لوح مع خدا کرم سے عشرت افزا یہ دل غم ہے
کیون نہ سمجھے ہر ایک عزیز کشف الاخبار جان عالم ہے

کشف الاخبار بمبئی

No 8 The Bombay Kushful Akhbar 20

جلد ۲ مورخہ ۲۰ شہر ربیع الاول ۱۲۷۸ ہجری مطابق ۲۶ ستمبر ۱۸۶۱ روز پنجشنبہ باہتمام کمترین منشی محمد امان علی لکھنوی نمبر ۸

اشتہار

اشتہار اس اخبار کشف الاسرار سربسر بہار کہ ہر ہفتے میں ایکبار روز پنجشنبہ
خبرہای تازہ باستہ کا التزام تا مقدور رہا ہے ترجمہ اخبارات صداقت آیات انگریزی اور
دوسرے شہرونکا کلام خواہ مخواہ نقل کا نام نہیں کی ہر اور بہت زبان پر لانا اپنا کام نہیں بلکہ
ہمیشہ سچ لکھنے سے باز نرہینگے جو صحیح اور تحقیق ہوگا اظہار کرینگے قیمت اہل شہر کو ماہیانہ
ماہواری پیشگی ایک روپیہ مابعد ماہ سوا روپیہ سالیانہ پیشگی دس روپئے مابعد سال پندرہ روپئے
اور باہر کے واسطے پیشگی ششماہی مع محصول ڈاک سات روپیہ مابعد دس روپئے اور سالیانہ
پیشگی مع محصول سوا تیرہ روپئے مابعد چوبیس روپئے اور ایسے روپئے پیشگی ہالیانہ سوا پندرہ روپئے
مابعد تیس روپیہ اور مابعد پر دو سال کرین تو ساٹھ روپیہ دینا پڑیگا قیمت پیشگی ہمراہ در
خواست اخبار کے مرحمت فرماوین اس سے زیادہ مدت ایک مہینے کی ہے بعد اسکے بعد شرح مابعد
محسوب ہوگی قیمت بذریعہ ہنڈوی یا بل یا مدت سکار ارسال فرماوین اگر ہنڈوی غیر ممکن ہو
ٹکٹ ہمراہ رجسٹری کے عنایت کرین بغیر رجسٹری کے پہنچنے مین شک ہی مگر جسقدر ٹکٹ ہونگے
اونکے فروخت کرنیکا حق ہماری فی روپیہ ایک آنہ زیادہ ہوتا ہے کیونکہ ایک روپیہ کا ٹکٹ پندرہ
آنیکو بکتا ہے جو صاحب سالیانہ قرار دیکے قطع اخبار قیمت سے پہلے کلی قیمتی پر لگی پیشگی کا روپیہ لیکر
جاویگا جسکو اخبار موقوف کرنا منظور ہو جسقدر قیمت باقی ہو ادا کرے جب تک قیمت ادا
نہ ہوگی باوجود عدم ارسال اخبار کے ماہواری اونکے ذمے واجب الادا ہوگی تنخواہ قیمت اخبار
کی قیمت ۶ ر اشتہار فی سطر ۴ ر اشتہار پورکی ۴ چار روپئے مقرر ہے
اور مطلب نیک نامی خاص کا اظہار فی سطر ۸ ر لیا جاویگا

کشف الاخبار بمبئی

کشف الاخبار بمبئی چونکہ بالفعل ہوای گرم گرہ ہندہا
موسم گرمی اور شدت دھوپ حدت خورشید نے بڑی گرما گرمی اور
چمک دمک سے صورت دکھلائی ہے اس لیے اہلکاران محکمجات بادشاہی
عدالت عالیہ نے بدستور سابق کے موافق رخصت تن آسانی پائی ہے یعنے
اس ماہ کی تاریخ پہلی سے ہائی کورٹ اور دوسری عدالتوں کی کچہریان
معمول مین تک بند ہوئین

حضرت سلطان روم اور حضرت شاہ ایران مین محبت برادرانہ کی ترقی

خبر فرحت التیام جیسے بہت خوشی کا مقام ہے الجوائب کے ساتھ دار الخلافہ
قسطنطنیہ کا اخبار جوائب زبان عربی ۱۲ صفر کا آیا خبر انبساط افزا لایا
ہفتہ گذشتہ مین ہم نے پایۂ تخت استنبول دربار سلطانی مین رہنے والے سفیر
ایران کے سفارت خانہ مین حضرت دارای ایران کے جشن سالگرہ کی تقریب سے
بڑے شوکت و شان کی مجلس ہونے اور اس مین اکابر ایرانی اور امیران سلطانی کے
بہت خوشی سے شریک ضیافت ہونیکا حال درج اخبار کیا تھا اب اس اخبار
مین صاحب جوائب لکھتے ہین کہ سالگرہ حضرت شاہ ایران پناہ کی خوشی مین
اعلحضرت سلطان سکندر شان قیصر روم نے بذریعہ تار برقی شاہ ممدوح کو
باظہار خوشی مبارکباد بھیجی تھی اوسکے جواب مین شاہ ایران نے بھی دوستی تار سے
سلامت باد بھیجی تھی غرض کہ دونوں دولتوں مین بہت اتفاق کے ساتھ اتحاد

برادرانہ کی روز بروز ترقی ہی **کشف الاخبار** ان دونون دولتون
کی محبت برادرانہ مین خدا تعالی روز بروز ترقی اور استحکام بخشے کہ دونون
ایک دل اور دوست صادق رہین **بادشاہ جرمن اور حضرت سلطان روم**
اوسی اخبار روم مین رقوم ہی کہ اس جہت سے کہ امپرر جرمن کی طرف سے نشان خاص نسر اسود حضرت سلطان اعظم کیواسطے
آیا اور پیش نظر کیا گیا اعلحضرت نے باظہار ممنونی قبول فرمایا **شاہزادہ**
ہفتہ گذشتہ مین جناب دولتلو نجابتلو شاہزادہ یوسف عزیزالدین آفندی
داود پاشا کی چھاونی لشکر کو تشریف فرما ہوئے تھے اوسوقت سرعسکر کا
قایم مقام اور سرداران مجلس عسکری ہمراہ رکاب تھے وہان جاکر تین کمپو سوارون
کی قواعد ملاحظہ فرمائی قواعد تمام ہونیکے بعد سپاہیونکا شکریہ ادا فرمایا
اور خوبی قواعد کی بہت تعریف فرمائی **شاہزادہ میلان**
ان دنون پرنس میلان والی ملک سیرب جو کہ دولت علیہ عثمانی کی خراج
گذار ایک حکومت ہی بارگاہ سلطانی مین آنیوالا ہی مراسم قدیم و دستور سلطانیہ
سے حکم ہوا ہی کہ سرای بیقوس اونکے رہنے کو آراستہ کی جاوے اور علی بک
تشریفاتی اونکے ادای مراسم تکریم اور مہمانی وغیرہ کیواسطے معین ہوے ہین

خواہش دلی ترقی استحکام دوستی ایران و روم
اوسی اخبار استنبول مین مسطور ہی خیالات عمدہ افزونی محبت و استقامت
سلسلہ اتحاد یکدلی بادشاہان کامل عقل اتفاق پسند خیرخواہ سلطنت کا
مذکور ہی کہ بالفعل حضرت دارای ایران خورشید نشان نے اپنے سفیر ذی
توقیر محسن خان کو جو حضرت سلطان سلیمان نشان قیصر روم کے دربار مین
مامور ہی بذریعہ ڈاک صاعقہ اسطرح کا حکم دیا ہی کہ اب دونون سرکارون کے
مناسبہ معاملات تجارتی مین بھی ایک عہدنامہ مقرر کیا جاوے جیسا کہ مرحوم
عالی پاشا اور صفوت پاشا و کامل پاشا اور قبولی پاشا کے ایام صدارت
مین قرار پایا تھا اون وزیرون کے قرارداد کے موافق ہم راضی ہین کہ معاہدہ
پر دستخط اور مہر کی جاوے ہر طرح سے رابطہ یکجہتی طرفین کا مستحکم ہوجاوے
کشف الاخبار ان دونون شاہان عظیم الشان عاقل اور دوراندیش کا
ایسی صاف دلی سے باہم متفق اور دوست ایکدل ہوجانا نہایت خوشی کی
بات ہی **ایران و روس**
ایران سے بذریعہ تیلیگراف پایہ تخت استنبول مین خبر آئی ہی کہ سرکار روس کے جن سرداران فوج نے
خیوہ پر حملہ کیا تھا اون کو حضرت شاہ ایران نے نشان عنایت فرمائے ہین
چنانچہ نشان شیر و خورشید درجہ اول کا جنرل کافمان کو دیا ہی اسیطرح سے
دوسرے بھی چند سردارون کو بھی ایک نشان دوسرے درجے کے دیے ہین **دمشق**
ان دنون شہر دمشق اور بیروت مین کچھ گرانی کا ظہور معلوم ہوتا ہی اسلیے
دربار سلطانی سے حکم ہوا ہی کہ شہر دمشق اور بیروت کا اناج باہر کسی دوسرے
شہرون مین نہ جانے پاے **ممانعت بارود**
الحال سرکار سلطانی کی نظارت خارجیہ نے اشتہار دیکر دوسرے رعیتون کو ظاہر کیا ہی کہ اس ملک سے
دوسرے مقامون مین بارود لیجانیکی ممانعت ہی جو کوئی خلاف حکم کے
اس قصور کا مرتکب ہوگا اوسکو دستور مقررہ کے موافق سزا دی جائیگی خواہ
وہ رعیت سلطانی ہو یا دوسری رعیت ہو **جشن ولیعہدی ہرات**
کابل کا کارسپانڈنٹ ہرات کی خبر اخبار پبلک اوپینین کو لکھتا ہی کہ انعقاد
سردار یعقوب خان حاکم ہرات نے تمام رئیسون اور امیرون کو بتقریب جلسہ
دعوت جمع کرکے فرمایا کہ جس طرح جابر صاحب نے عبداللہ خان کو اپنا ولیعہد
کیا ہی اسیطرح مین نے بھی اپنے بیٹے کو ولیعہد اپنا بنایا ہون کیونکہ مین بھی
ہرات کا مالک ہون جو چاہون کرون حاضرین نے اس امر کو قبول کیا اور

عرض کی کہ ہم سب آپ کے فرمان بردار ہیں کہتے ہیں کہ اس تقریب میں ہرات میں خدمت کی
روشنی وغیرہ وسامان خوشی رہا بعد خاتمہ جلوس یعقوب خان نے فراح کی
طرف کوچ کیا اور وہاں آنکر میر افضل خان حاکم فراح خسر امیر صاحب کابل کو
قید کرکے ہرات بھیجدیا اب سنا جاتا ہے کہ یعقوب خان کا ارادہ قندہار پر چڑھائی کا
ہے اور قندہار کے رئیسوں نے حاکم قندہار کے ظلم کی فریاد امیر صاحب کی تھی
پس امیر صاحب نے حاکم مذکور کو معطل کردیا   لوح محفوظ لارنس گزٹ

عجیب خبر

ولایت کی ایک اخبار سے معلوم ہوا کہ مقام ارجینیا سے سو میل کے فاصلے پر
ایک نوجوان عورت رہتی ہے جو عرصہ چار برس سے ایک عجیب مرض میں
مبتلا ہے یعنی اوسکے پیٹ میں ایک قسم کا سانپ ہے جو ہمیشہ اسکے حلق کے
اندر آتا ہے اور نکلنے کیواسطے زور کرتا ہے جسکے باعث سے اس پر غشی کی سی حالت
طاری ہو جاتی ہے اور گلا گھٹ جاتا ہے ہاتھ پیر سرد ہو جاتے ہیں اور تشنج کی
علامتیں ظاہر ہوتی ہیں اور اس کو صرف اسی وقت آرام ہوتا ہے جب کہ وہ
اندر کو پھر چلا جاتا ہے اس سانپ کو چند شخصوں نے مختلف اوقات پر دیکھا بھی
ہے چنانچہ ایک مرتبہ ایک پادری صاحب اس عورت کے مکان پر اسکے والدین
سے ملاقات کرنے کو گئے تھے اس کے روبرو بھی اس عورت کو حسب معمول غش آگیا اور
سانپ تھوڑا سا موںہہ ہی سے باہر نکل آیا چنانچہ پادری نے فوراً اوسکو پکڑ
لیا مگر چونکہ اس عورت کو نہایت خوف تھا اس وجہ سے اس نے خیال کیا کہ شاید
میری زندگی کا مدار بھی اس سانپ کی زندگی پر ہو اس لیئے اُس نے اسکو باہر
نکالنے نہ دیا حالانکہ اس کے نکالنے سے کچھ بھی نقصان نہوتا پادری نے تحقیق کیا
تھا کہ یہ سانپ بھی ایسا ہی سرد اور چکنا معلوم ہوتا ہے جیسے کہ اور سانپ
ہوتے ہیں اور جس وقت پادری نے اسکو ہاتھ سے پکڑا تھا تو اس نے کسی طرح کا زور نہیں
کیا تھا جب کہ وہ موںہہ سے باہر نکلا تھا تو اس نے تھوڑی کے نیچے اپنے سر کو
لپیٹ لیا تھا مگر جب اوسکو چھوڑ دیا گیا تو پھر اوس عورت کے حلق اندر چلا گیا
یہ سانپ اکثر اوقات موںہہ کے اندر آجاتا ہے اور اس عورت کا بیان ہے کہ وہ
سانپ اکثر اپنی زبان سے چاٹتا ہے اور پھر پیچھے کو ہٹ جاتا ہے اس عورت کی
پیرونس میں ایک ڈاکٹر رہتا ہے چنانچہ جب وہ اس مرض میں مبتلا ہوتی ہے
تو وہ اوسکا معالج ہوتا ہے اور چونکہ اس ڈاکٹر کو یقین ہے کہ اسکا اصلی مرض
تپ ورم یعنی کدو دانہ کی قسم ہے جب اُس پر سے وہ اسی کا علاج کرتا ہے مگر جو
علامتیں اس مرض میں ظاہر ہوتی ہیں وہ اس مرض میں بالکل پائی نہیں جاتی وہ
عورت اگرچہ نہایت تندرست ہے مگر اسکی اشتہا کم ہے چنانچہ بعض اوقات
وہ مطلق نہیں کھاتی مرض کو دور کرنے کے واسطے جو بڑے بڑے علاج مقرر ہیں ان
سب کا علاج استعمال اس موقع پر کیا گیا مگر کچھ فایدہ نہیں ہوا آخرکار اوس کے
طبیب نے مایوس ہوکر معالجہ ترک کردیا اور دو اور طبیب بلائے گئے جو اب تک
اسکی علاج میں مصروف ہیں اور حتی الامکان ہر طرح کی تدبیر عمل میں لاتے ہیں ان کی
اول تدبیر یہ تھی کہ جو وہم اوسکو سانپ کے نکل جانے سے اپنی جان کی ہلاکت کا
ہو گیا تھا اوس کو دور کیا اور وہ اس بات پر راضی ہو گئی ہے کہ اگر ممکن ہو تو
پھر کیسے نکال لیا جاوے اور ہلاک کیا جاوے کیونکہ اب اوسکو یقین ہو گیا ہے کہ اوسکی
زندگی کا مدار اسکے نکل جانے پر ہے لہذا اس کے طبیب ہمیشہ اس بات کی نگرانی میں رہتے
ہیں کہ جب وہ سانپ باہر آوے اور وہ اوسکو پکڑ کر کھینچ لیں طبیبوں نے تیزاب الکالی امینی
اس غرض سے تیار کر رکھا ہے کہ جس وقت یہ سانپ عورت کی پیٹ میں سے
نکل آوے تو اس کو اس کی اندر ڈال کر محفوظ رکھیں یہ سانپ جو ایک پیٹ کا
کیڑا ہے قریب فیٹ ڈیڑھ کے موٹا اور سیاہی مایل ہے اور اوسکے اوپر کچھ بال
معلوم ہوتے ہیں مگر اُس کے طول کا اندازہ کسی کو معلوم نہیں ہوا اور بات تک ::

گئی اور اسکو ایسی خوبی سے نہیں دیکھا جس سے یہ بات معلوم ہو جاوے کہ اسکی
آنکھیں ہیں یا نہیں گو ہم یقین کرتے ہیں کہ غالباً اوسکی آنکھیں نہونگی اب تک
صرف اسی قدر حال اوسکا معلوم ہے کہ وہ اکثر اوقات عورت کی [illegible]
ہے اور اسکے سبب سے عورت کا دم گھٹ جاتا ہے اور اسپر نہایت سخت حالت
تشنج کی طاری ہو جاتی ہے گرچینا کے قریب وجوار کے تمام باشندون کو اس عورت کی
حالت پر نہایت افسوس ہے کیونکہ اس سانپ کی عجیب حرکتون سے اس عورت
کی حیات میں سخت خلل واقع ہوتا ہے سین ٹینگ لوچ محفوظ

ملک خرطوم دارالخلافہ استنبول سلطانی کا اخبار جواب
جو مشہور ہے اوس اخبار بتاریخ ۱۲ ماہ صفر میں خبر تازہ ہوا ذکر سرکار سپاہ
وزنشت پہ مسطور ہے کہ شہر دار فور کے فرقہ اشرار لوگ سرحد حکومت خدیو
مصر کے اوپر جو ملک حبش میں واقع ہے ہمیشہ غارتگری کیا کرتے تھے یہ گروہ بڑا
اپنے زور میں شوکت سیاست سلطانی سے خوف نہیں کرتے تھے مال اسباب لیکے
سوداگر سیدھے کو بھی جہان کہین پاتے تھے چرا کر یا پکڑ کر اوٹھا لے جاتے تھے اور فروخت
کرتے تھے حاکم سرحد اونکو بارہا سرزنش کرتا اور دھمکاتا تھا مگر اوسکا کچھ خیال
کر کے اپنے فعل نالائق سے باز نہ آتے تھے علاوہ باشندون دار فور کے اور
دوسرے لوگ بھی اوس شیوہ نالائق میں شریک ہو کر مردم آزاری کرتے تھے اونکا
بدعملی دیکھ کر بالفعل سرحد کے حاکم اعلیٰ نے اون کو لکھ بھیجا ہے کہ اگر تم اپنی شرارت سے
باز نہ آؤ گے تو کچھ پاس خاطر کا نکیا جاویگا کردار نالائق کی سزا پاؤ گے پھر تمہارا
درست کام نہ آویگا بہت خرابی ہونے سے پچھتاؤ گے مگر نہ پہنچی ابھی درسنا ہے
کوئی فہمایش اون کے خیال میں نہ آئی آخر لشکر قاہرہ روانہ کرنے کی ضرورت ہوئی
اول باشندون دار فور کے سوا جو دوسرے رہزنون کی جمعیت تھی اون کی سر
کوبی خوبی کی گئی اوس گروہ کے سردار شیخ علیان شیخ نسرلی تاب مقابلہ

شجاعان ترکی کی نہ لا کر بھاگ گئے اور شاہ دار فور کے پاس جا کر پناہ
لی تب حاکم مصر نے شاہ دار فور کو تحریر کیا کہ تم اون دونون بدکارون کو
ہمارے سپرد کر دو تاکہ وہ اپنے کیفر کردار کی سزا پائین شرارتون خود کردہ کا
مزا اوٹھاوین مگر شاہ دار فور نے اپنی نخوت اور مغروری بیہودہ سے شیوہ بدخلقی
کا اختیار کر کے اون گنہگارون کے سپرد کرنے سے بمقابلہ تیار ہوا مستعد پیکار ہوا
دس ہزار فوج حبشی جنگی معہ تین ضرب توپ اپنے بڑے وزیر کی زیر سرداری
میں جسکا احمد سطہ نام تھا اور بڑا بہادر مشہور عالم تھا ان سبکو روانہ کی مشکل کا ہلی
لکھا کہ میدان سرحد پر اگر جا کی حبشیان صحرائی کو مقابلہ میں آمادہ دیکھ کر جرات
فوج مصری کا صیاد انگلی کیواسطے دل لہریا ایک ایک جوان نمک خوار سلطانی
کمال ہمت اور دلیری سے مانند شیر ژیان کے اون گلہ گوسپندان کے مقابلہ میں آیا
یلبا بگی اوس گروہ انبوہ میں گھس کر للکار لیا جو سامنے آیا مار لیا بھلا کہان وہ
مجمع روباہ اور غول بیابانی اور کہان یہ ہزبران نیستان لشکر سلطانی اگرچہ
اس دس ہزار کی نسبت نہایت قلیل چہارم حصہ بھی لیں تھے مگر وہ صف
شکنی دکھائی کہ حبشیون کے دل چھوٹ گئے بھاگنے کو پشت دکھائی وہ سپہ
اونکا وزیر بہادر مارا گیا فتح کا نشان اور تین ضرب توپ شجاعان مصریہ نے
چھین لیا نقارہ فتح سلطانی کا بلند ہوا اب فقط چار سو لشکر مصری شہر دار فور
قبضہ کرنیکو روانہ ہوا ہے باوجودیکہ یہ لشکر مصری بہت قلیل ہے لیکن امید
ہے کہ جلدی فتحیاب ہونگے دشمن ناعاقبت اندیش بالکل تباہ اور خراب
ہونگے **جوناگڈہ سرکار سورٹھ** آمدنیہ تازہ سے منکشف
حال ہوا خیر خواہوں کو سرور کمال ہوا کہ لال جناب معلی القاب فلک شکوہ
ثریا رکاب قدردان حاتم زمان **نواب محمد مہابت خان بہادر**
جی سی ایس آئی استاراف انڈیا والی جوناگڈہ سرکار سورٹھ خلد

ملک نے کمال قدردانی ملکانہ سے عالیجاہ رفیع جایگاہ امیر والا توقیر با اقتدار عظیم
خیرخواہ وفادار امین و دیانت شعار جناب امیرالامرا صالح بن سالم
ہندی صاحب کو عہدہ جلیلہ دیوانی ریاست جوناگڈھ سرکار سورٹھ
نامور و سرفراز فرمایا چنانچہ اسی اِس قدردانی اور خیرخواہ پروری کی شہرت
اور جناب دیوان صاحب موصوف کی عزت افزائی اور استحکام و اظہار عہدہ کے
واسطے تاریخ ساتوین ربیع الاول ۱۲۹۰ھ مطابق تاریخ ۳ ماہ اپریل ۱۸۷۳ع
روز جمعہ کو شام کیوقت ایک دربار عام کرکے جسمین صاحب والاشان
کرنیل اندرسن صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ کاٹھیاوار اور جملہ امیران سرداران
ریاست شریک تھے صاحب ممدوح اور سب حضار دربار کے روبرو خلعت
دیوانی کا مرحمت فرمایا ہر طرف سے صدای مبارک باد بلند ہوئی چونکہ دیوان
صاحب موصوف بہت عاقل اور تجربہ کار امین اور دیانت دار اور اس ریاست
نامور کے قدیم امیر اعظم خیرخواہ و وفادار نہایت لایق اور ہوشیار ہین حضور
پرنور کی اس قدردانی رعیت نوازی اور عنایت ملکانہ سے سب لوگ بہت خوش
ہوئے حقیقت مین جیسا کہ جناب حضور پرنور نواب صاحب بہادر دام اقبالہم کے
عہد دولت مین حضور پرنور کی دانائی کامل اور حسن انتظام اور نیت نیک خیال
رعیت پروری عدالت اور فیض رسانی قدردانی اور اطاعت دولت سرکار
انگلشیہ سے ریاست جوناگڈہ نے ہندستان سے ولایت تک نیکنامی
پائی ہے ویسی موافق ایسی نامور ریاست کیواسطے ایسا ہی صاحب
لیاقت اور متدین و تجربہ کار رعیت پرور حقوق شناس خیرخواہ مالک
ترقی خواہ ملک دیوان بھی چاہئے تھا الحمدللہ کہ وہ بھی حضور پرنور نے جناب
صالح بن سالم ہندی صاحب معزالیہ کو کہ ان سب صفتوں مین موصوف ہین
معزز اور سرفراز فرمایا خدا مبارک کرے اب یہ نیازمند قدیم مہتمم اور مالک

کشف الاخبار بمبئی حضور پرنور دام اقبالہ کو اس تجویز عمدہ
کی تہنیت اور جناب دیوان عالیشان صالح بن سالم صاحب موصوف کو
سرفرازی عہدہ جلیلہ دیوانی کی مبارک باد دیتا ہے اور اپنے حقوق
یابی کی جو ریاسی حالت التوا اور فراموشی مین غوطہ زن ہے بر آمد
ہو کر دست یابی کی امید کرتا ہے اور سرفرازی مبارک باد کی توقع رکھتا ہے

اخبار اور اخبار نویسی اور اخبار والون کی رفتار پر تکرر

سانحہ نگاری اور واقعہ نویسی کا فن بہت
مشکل ہے اور متانت تجربہ کاری علم اور دیانت پر حصر رکھتا ہے سوانح نگار
بجای خود ایک اتالیق خلایق ہوتا ہے اگر سچائی کی اپنی چال چلن اختیار
نکرے تو پرچہ اخبار کی قدر اور اسکا اعتبار کوئی نکرے اول اسکی تقریر اور
تحریر ایسی دلچسپ ہوتا ضرور ہے کہ ارباب بصیرت اسکے پڑھنے سے حظ
اوٹھاوین وقایع نگار کو تعصب اور طرفداری کرنا ہرگز نہین چاہئے از روی
واجبی اور ایمانداری کے جسقدر معلوم ہو وہی تحریر کرے جھوٹھ لکھکر خلق
مین بے عزت اور خالق کے سامنے روسیاہ نہ بنے وقایع نگاری مین صداقت
اور ایمانداری ہے طرفدار غیر واجبی مناسب نہین جہان کہین دو گروہ
مین فساد دیکھے کہ خلایق کی جان و مال کا زیان ہے وہان سوانح نگار
ایماندار کو لازم ہے کہ ایسے مضمون معقول تحریر کرے کہ فساد رفع ہو جائے
صلح اور امنیت صورت دکھائے نہ کہ دو طرف کی آگ مین لکڑی کا ڈالنے والا
جہنم کا کندہ بنے دیکھو انگلستان مین مطبع پر تمامی امور سلطنت کا مدار ہے
یقین ہے اِس ترکو ہند کا مطبع ابتک نہین پہنچا بعضے تو بالکل نفسانیت
اور تعصب اور ایمان فروشی مین گرفتار ہین سچی خبر لکھنا تو درکنار رہا خبر
لکھتے مین بدایمان لوگ خود مدعی بن جاتے ہین گمراہ لوگ خدا وحدہ لا شریک

کو تو جانتے ہی نہیں حق بات کو پوشیدہ کر کے اظہار ناحق پر مستعد ہو جاتے ہیں جیسا کہ بیہودہ فساد کو دو چند بڑھاتے ہیں گو کہ ہماری شہنشاہ انگلستان اور ہندوستان ملکہ معظمہ کی سرکار سے اخبار نویسوں کو بالکل آزادی اور عزت حاصل ہوئی ہے اور یہ آزادی اور عزت انگریز اور ہندوستانی اخبار دونوں کو برابر ہے لیکن طبیعت کی آزادی اپنے اختیار میں ہے طبیعت کو مطلق العنان اور حماقت کی گھوڑی بنا کر بالکل بے ایمانی اور مغروری سے اور اس آزادی کو خراب نہ کرنا چاہئے صدر میں ہم لکھ چکے ہیں کہ واقعہ نگاری نہایت مشکل ہے کچھ گلچھوڑے کی سیندھی نہیں کہ جنہاری نے درخت سے اوتار لیا اور علی الصباح تھلیاں سر پر رکھ کر عجائب بولیاں بولتے پھرے یا ٹوکری میں انڈے اور بغل میں بوتلیں داب کر کوٹے باٹلی کیلیہ ترکاری بیچتے پھرے اور بمبئی کے اشراف عزت دار اور وقایع نگار ہو گئے اور تھوڑی سی انگریزی پڑھ گجراتی زبان کی دو ایک قصہ کہانی دیکھ دو ایک برس اسکول میں رہ کر صورت شکل انگریزی بنا کر اپنے کو ترقی یافتہ لوگوں میں شمار کرنے لگے گلیوں میں اپنا قدیم سودا لون تیل انڈا مرغی بیچنا اور خبر جہاز نکا پکارنا چھوڑ کر ایک گجراتی اخبار نکال کر ادیٹر بن گئے چار روپیہ کا جوتا چشمک بوٹ اور واسکٹ کنگ چڑھا کر لاف و گزاف کرتے ہیں انگریزی طریقہ اختیار کر کے تحریر میں خود مختاری کرتے ہیں ایسے سودا فروش بے تمیز طریقہ اخبار نویسی کو کیا جانیں ایمانداری اور صداقت کو کیا پہچانیں حق بات کو چھپاتے ہیں ناحق کا شور مچاتے ہیں یا پچھڑین سواروں میں شامل ہو نیکو اخبار نویس بنتے ہیں لکھتے ہیں کیسی کیسی بد ایمانی کرتے ہیں سچ کو پوشیدہ کر کے جھوٹ کو ظاہر کرتے ہیں سچ ہی اصل امر خطا خطا گرگشتہ نیاز آتی ہو بر ظاہر کرتے ہیں افسوس ہے کہ پارسی اخبار والے اچھے اور اپنے ذات والوں کی بالکل طرفداری کرتے ہیں بلکہ خود مدعی بنتے ہیں یہ کیسا طریقہ اخبار نویسی کا ہے اسی کو اخبار نویس کہتے ہیں ایمانداری اسی کا نام ہے دیکھو راقم راست گفتار ہمارے دوست نے جن پارسیوں نے جھوٹی گواہی کی تھی گرفتار ہوئے ہیں اور جن شخصوں نے جھوٹے گواہ تیار کرنیکی کوشش کی تھی اون کا بڑا فریب کیا ہے اور روپیہ دے کر گواہ ستو رگئے وہ کیسے گنہگار سزای سخت کے قابل ہیں مگر انکے نام تک اخبار میں نہیں لکھے اور مسلمانوں پر محض تہمت لگانیکی جھوٹی خبریں چار چار کالم میں بھری جاتی ہیں اور اپنے ذات کی یہ طرفداری واہ رے اخبار نویسی کی ایمانداری

ناوہندی

اندنوں چند خریداران اخبار ناوہندی کر رہے ہیں باوجود کہ اون کو شہرت نہیں بڑے بڑے نامور اور امیر اور امیرزادہ اور تعلقدار کہلاتے ہیں مگر قلیل قیمت اخبار دینے میں منہ چھپاتے ہیں باوجود کہ اون کو تقاضہ لکھا گیا ہے مگر جواب تک نہیں پایا یہ نہایت درجہ بدمعاملگی اور بے شرمی ہے ایسی ناوہندی کوئی ادنی اور نالایق آدمی بھی نہیں کرتا ہے جیسا کہ یہ تعلقدار مشہور اور امیرزادہ اور امیر ہو کر ایسی نالایق شہرت مشہور کرنا چاہتے ہیں نہیں معلوم اون کی حیا اور شرم کہاں گئی مناسب ہے کہ تعلقدار صاحب اور دوسرے صاحب قیمت اخبار ادا کر دیویں نہیں تو اب اون کے نام بہت خوبی سے لکھ کر تقاضا کیا جاے گا

کوئٹہ کے حسن انتظامی میں ناحق کا تعصب

چونکہ جناب معلی القاب ممتاز الدولہ نواب محمد فیض علی خان بہادر سی ایس آئی اسٹار اف انڈیا [illegible]

سرکار انگلشیہ وزیر نیکنام جب سے عہدہ وزارت ریاست ٹونک پر
جانب سرکار کے مقرر ہوئے ہین اکثر خبرون اور مضامین اخبارون سے
نواب صاحب ممدوح کے انتظام حسن اور کار روائی عمدہ کی خوبی اور ریاست
بنرشد سابق مین بہتری ظہور پائی ہے کہ تہوڑے ہی عرصہ قلیل مین نواب
صاحب ممدوح کی تجربہ کاری اور تدبیر حسن سے کتنے ہی طرح کی رونق اور
سرسبزی ہوئی اور روز بروز اور زیادہ خوش اسلوبی ہوتی جاتی
ہے جسکو حکام انگریزی بہی پسند کرتے ہین مگر بعضے وقایع نگار ہر
مرتبہ اپنی راي اون خوبیون سے ایسی برخلاف ظاہر کرتے ہین کہ
جس سے اونکا حسد اور بغض ناحق معلوم ہوتا ہے لیکن جس چیز یا جس
بات کو گورنمنٹ اعظم عاقل کامل اور انجام شناس حکام انگریزی
جو دانایان فرنگ صاحب فرہنگ کہلاتے ہین پسند کرین اور ایک
شخص اپنی طبیعت کی عادت اور خوبی صفات سے پسند نکرے
اعتراض کیا کرے تو اوس سے سوای اظہار حسد کے اور کیا ہوتا ہے
بہ خواہش بغض آفتاب کہین کم ہوتا ہے اچہے کی برائی کرنا ہی
خوبی ظاہر ہوتی ہے جو مشہور ہے نواب صاحب نے اسقدر تہوڑے
دن مین ایسا اچہا بندوبست کیا ہے اور کرتے جاتے ہین کہ ہزارون
آدمی جو تکلیف اور تعدی سے تباہ و پریشان حال ہو گئے تھے
اب آسودگی اور امنیت پانے سے خوش ہو کر رہتے ہین

کتون کی محبت مین سرکار سے **بغاوت** طرفہ روایت ہے بغاوت
عجیب کی حکایت ہے کہ یہ پارسی لوگ جو اپنے کو سرکار کے
درجہ اول کی پیاری رعیت اور وفادار اور بہادر قوم مین سب سے
شریف و عالی خاندان کہتے اور بڑا عزت دار سمجہتے ہین عزت داری
اور بہادری اون کی تو صاف ظاہر ہے کہ اون کی ایسی بہادری
اور بہت زیادہ صاحب عزت ہونے سے وطن ایران انکا جسے بہادرون
نے مار کر چہین لیا اور یہ بہادر اور باشرف منہہ چہپا کر جسطرح کہ
بہاگے اوسکو اگر ظاہر کرین تو ان کو کمال ندامت ہوگی اسلیے لکہنا
ضرور نہین اور پہر وہان سے بہاگ کر ہندوستان مین بہی اونہین حکام
مسلمان اور ہندو راجون کے تابعدار بنکر رہے بس بہادری اور
عزت داري تو معلوم ہو چکی اب سرکار انگلشیہ کے نمبر اول کی بہت
پیاری اور وفادار رعیت ہونا جو ہر مرتبہ اپنے منہہ سے ظاہر کرتے
ہین اوس کا حال سنئے کہ اوسی سرکار نامدار کی وفاداري مین کتون کے
ساتہ محبت کرکے اون کے واسطے سرکار سے بغاوت کرکے مستعد
عداوت ہوئے شرارت عظیم کا بلوہ کیا اس خوبی سے سرکار کے
ساتہ وفاداری کرنا اور نمبر اول کی بہت پیاری رعیت ہونے مین
شک نہین خوب ظاہر اور تاریخ مین تحریر موجود ہے اوسی بلوہ پارسیون کا
نام ڈاگ رایٹ ہے یعنے ۴۲ بیالیس برس کے پیشتر جس وقت
ارل اف کلیر صاحب بمبئی کے گورنر تہے اوسوقت سرکار نے آوارہ
پہرنیوالے کتون کو مارنے کا حکم اشتہار کیا تہا چونکہ پارسی صاحب
شریف لوگ کتون سے زیادہ محبت کرتے ہین اپنے کسی کام یا ضرورت
ضروری سے مکانون مین اور دروازون پر موجود رکہتے ہین وہ حکم
سنکر یہی کہ وہی پارسی وفادار لوگ بہت جوش مین آئے سخت
غضبناک ہو گئے سرکار کی وفاداري چہوڑ کر کتون کے دوست
وفادار بنے باہم متفق ہو کر سرکار پر بلوہ کیا مقابلے پر تیار ہوئے
مستعد فساد اور آمادہ پیکار ہو کے ہنگامہ عظیم مچایا تہا اوسی بلوہ کا نام

ڈاک رایت اخباروں میں اور تاریخوں میں تحریر پایا تھا سنہ ۳۲ء ۱۸
کے ماہ سیپٹمبر میں بلوہ شروع کرکے سرکار سے مقابل ہوئے تھے
قلعہ بمبئی کے اندر توپ خانہ کے سپاہیوں اور تروپ کیواسطے
بیراک میں جو کھانا جاتا تھا پارسیان بلوائی نے زبردستی سے وہ
کھانا چھین کر قلعہ کی خندق کے لبالب پانی میں پھینک دیا تھا اور تروپ
انگریزی کا کھانا جو مقام قلابہ میں لیجاتے تھے اوسکو بھی فساد
عظیم کے ساتھ چھین لیکر دریا میں ڈال دیا تھا ان شرارتوں
کے علاوہ ایک روز حکمہ پولس قلعہ کا بڑا مجسٹریٹ مسٹر ڈی وم
صاحب دس بجنے کیوقت چرچ گیٹ اسٹریٹ کے رستے اپنی کچہری کو
جاتا تھا یہہ وفادار درجہ اول کے پیاری رعیت پارسی اوسپر دوڑ
پڑے اور اوسے حق وفاداری کیواسطے جیسے ہوسکے جوتے اور گھونسون
اور دوسری اور متعفن چیزیں جو اول سے جمع کر رکھیں تھیں
وہ سب اوسکی گاڑی پر پھینک کر مارا اور پتھروں کی بارش برسائی
بالکل غنیم بن گئے تھے جب اون کی شرارت درجہ نہایت کو پہنچی
اور بلوہ عظیم کی صورت ظاہر ہوئی تب سرکار نے اون مفسدوں کی
سرکشی کے واسطے دو کمپنی رجمنٹ یورپین کی پلٹنی اور تروپ کے
لوگ بھی طلب ہوکر آئے جنرل پوست آفس کے سامنے مستعد
قاعدہ جنگی ہوکر کھڑے ہوئے اور اوسوقت مسٹر اومیر نے بلوے کا
قاعدہ پڑھکر سنایا اور تروپ نے پارسی بازار میں جہان پارسیوں نے
اپنا بڑا جماؤ کرکے مورچہ بندی کے ساتھ آمادہ لڑائی کھڑے تھے

اون پر بندوق چلائی اور دھوپ کی تیزی میں بندوقوں کی
سنگینیں چمکتی ہوئی اون کی نظروں میں آئی تب تو اپنی ساری
بہادری بھول گئے ہوش و حواس غایب ہوئے سب شرارت
جاتی رہی کمبختی سامنے آئی عادت اصلی کے موافق دل میں نامردی
سمائی تمام چوکڑی بھول گئی آنکھوں میں سرسوں پھولی دل کانپنے لگا
وفاداروں اور بہادروں کے ہاتھ پاؤں تھرتھرانے لگے آخر منہہ
دکھانے لگے بہ سبب چوتڑ دکھلا کر بھاگ گئے فورٹ جارج کیطرف وفور
نامردی سے نہ جاسکے کیونکہ وہاں تین ضرب توپین اون کی پیشوائی کو
تیار تھیں آنکی انتظار تھیں آخر نہایت نامردی سے گھروں میں جاکر گودڑوں
سے منہہ چھپاکر پڑرہے دوسرے دن چندے پارسی بانی فساد بڑی
ذلت کے ساتھ پکڑے گئے آٹھ نفر ضمانت لیکر چھوڑے سات حوالہ
جیلخانہ ہوئے ماہ جون میں سشن میں روبکاری ہوکر سات پارسی
پیشکار مفسد گنہگار ہوئے اون میں سے دو لڑکو چھ چھ مہینا —
اور تین کو — ۱۲ مہینا — اور دو فتوری کو اٹھارہ اٹھارہ مہینا سخت
مزدوری کے ساتھ قیدخانہ کی سزا ہوئی — تب سے
ان پارسیوں کی وفاداری اور نمبر اول کی اشرافت کا اچھا نمونہ
ظاہر ہے — اندنوں بھی نئی طرح کی وفاداری ظاہر کی ہے —
کو جناب ملکہ معظمہ کے نایب ملک نواب گورنر صاحب بہادر بمبئی
اور پولس کے کمشنر صاحب عالی درجہ کے مقابلہ میں کس طرح کا بیہودہ کلام
کہے ہیں اور کرنے جاتے ہیں جسکا حال ظاہر ہے بس ایسے وفادار اور درجہ اول کی عزت دار
بہادر اور بہت پیاری رعیت پارسی ہیں ۔

مکان مہتمم کشف الاخبار بمبئی منشی محمد امان علی لکھنوی کا گوگاری محلہ کے نکڑ پر